## شبِ ہجر کی ظلمتیں چھٹ گئیں ــــ ستاروں میں ماہِ تمام آ گیا

### بتائید و توفیقِ الٰہی ارضِ افریقہ میں اسلام کی فتح کے جھنڈے گاڑنے، اس کے غلبہ کی راہ ہموار کرنے اور لاکھوں روحوں کی تشنگی بجھا کر ان کی کایا پلٹنے کے بعد

# حضرت مسیح پاک کے نافلہ موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کا ربوہ میں ورودِ مسعود

## فداکاری و جاں نثاری کے پیکر اہلِ وفائے ربوہ کی طرف سے اپنے مظفر و منصور امامِ ہمام کا انتہائی والہانہ خیر مقدم

## اخلاص و وفا، محبّت و عقیدت اور عشق و فدائیت کے روحوں پر وجد طاری کر دینے والے پُرکیف نظارے

### بہاریں پہلے سے بھی بڑھ کر رعنائیوں کے ساتھ لوٹ آئیں، دلوں کی سونی بستیاں مسرّتوں اور شادمانیوں سے یکدم معمور ہو گئیں

ربوہ ۹ احسان ــ خدائے محسن و ذوالامتنان کے اِس بے پایاں فضل و احسان پر جس قدر بھی شکر کیا جائے کم ہے کہ سیدنا حضرت مسیحِ پاک علیہ السلام کے نافلۂ موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا بتائید و توفیقِ الٰہی سرزمینِ افریقہ میں فتح و ظفر کے جھنڈے گاڑنے اور وہاں دو ماہ تک اسلام کے ہمہ گیر غلبہ کی راہ نہایت کامیابی سے ہموار کرنے کے بعد لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی اور لاہور ہوتے ہوئے ۸ ماہِ احسان ۱۳۴۹ ہجری شمسی مطابق ۸ جون ۱۹۷۰ء کو مبارک دوشنبہ کی مبارک ساعتوں میں پونے دو بجے بعد دوپہر بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اِس طرح فداکاری و جاں نثاری کے پیکر اہلِ وفائے ربوہ کی دو ماہ سے بھی دراز تر شبِ ہجر کی ظلمتیں چھٹ گئیں۔ ہجر کی کلفتوں سے ماند پڑ جانے والے دل ماہِ تمام کے آنے پر ازسرِ نو چمک اُٹھے۔ وہ کیا ربوہ کی خاکِ پاک کا ذرّہ ذرّہ نئی تابانیوں اور نئی درخشانیوں سے ہمکنار ہوئے بغیر نہ رہا۔ اہلِ وفائے ربوہ نے فرقت کا یہ طویل عرصہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعائیں کرنے میں گزارا تھا۔ وہ اپنی دعاؤں کی قبولیت اور اپنے امام ہمام کی کامیاب و کامران اور فتح و ظفر کی آئینہ دار مراجعت پر خوش تھے اور خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ ان کا ماں باپ سے بڑھ کر شفیق اور جان و دل سے عزیز آقا ہزاروں میل دُور ہجر میں تڑپتی ہوئی لاکھوں روحوں کی تشنگی دُور کرنے، ان کی سیری و سیرابی کا وجد آفریں سامان کرنے، ان کو احساسِ محرومی سے نجات دلا کر خدائی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا مورد بنانے، علوم و معارف اور حقائق و دقائق سے انہیں مالا مال کرنے، اپنی خداداد قوتِ قدسی کی مدد سے ان کی کایا پلٹنے اور انہیں قربِ الٰہی کی منزلیں تیز رفتاری سے طے کرنے کے قابل بنانے کے بعد دوبارہ ان کے (یعنی اہلِ وفائے ربوہ کے) درمیان لوٹ آیا تھا وہ کیوں نہ خوش ہوتے اور کیوں نہ جی بھر کے خوشیاں مناتے۔ حضورِ پُرنور کے ربوہ پہنچنے اور حضور کے چہرۂ مبارک کی زیارت کا شرف حاصل کرنے پر کملائے ہوئے چہرے نوشگفتہ پھولوں کی طرح کِھل گئے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ بہاریں پہلے سے بھی بڑھ کر رعنائیوں کے ساتھ لوٹ آئی ہیں اور دلوں کی سُونی بستیاں مسرتوں اور شادمانیوں کی ارزانی کے باعث پھر پہلے ہی کی طرح زندگی سے بھرپور و معمور ہو گئی ہیں اور ہر طرف حیاتِ نَو کے زمزمے گونج رہے ہیں۔

### بشارتوں کے ظہور کا مہتم بالشان ثبوت

اہلِ وفائے ربوہ نے مسرتوں اور شادمانیوں سے معمور ہو کر اپنے جان و دل سے عزیز مظفر و منصور امامِ ہمام کا گرمی کی شدت اور دھوپ کی بظاہر ناقابلِ برداشت تمازت کے باوجود جذبۂ بے اختیار کے ماتحت ایسے پُرجوش اور والہانہ انداز میں استقبال کیا اور حضور کی راہ میں آنکھیں بچھا کر اخلاص و وفا، محبت و عقیدت اور عشق و فدائیت کا ایسا شاندار مظاہرہ کیا کہ جس کی یاد ہمیشہ تازہ رہنے کے باعث روحوں پر وجد کی کیفیت طاری کرتی رہے گی۔ وہ کیوں نہ اپنے آقا کی راہ میں آنکھیں بچھاتے اور خیر مقدم کرنے میں کیوں نہ اپنی جانیں نچھاور کرتے جبکہ ان کے آقا نے خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت یہ طویل سفر اختیار کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آج سے اسّی سال قبل انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں ملنے والی آسمانی بشارتوں کے پورا ہونے کے ایسے مہتم بالشان اور درخشندہ و تابندہ ثبوت کو منصّۂ شہود پر لا دکھایا کہ آج اس سے اپنے تو اپنے اغیار کو بھی مجالِ انکار نہیں ہو سکتی۔

ہر چند کہ اہلِ وفائے ربوہ کے لئے اپنے آقا کی اتنی طویل جدائی طبعاً شاق ضرور تھی لیکن ساتھ ہی وہ اس بات پر دل ہی دل میں خوش بھی تھے کہ اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص تقدیر کے ماتحت حضور ایدہ اللہ کا برِّ اعظم افریقہ کے اس کنارے تک تشریف لے جانا جہاں نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون وغیرہ ممالک واقع ہیں اور جہاں شمعِ احمدیت کے لاکھوں لاکھ پروانے آباد ہیں بے انتہا خیر و برکت کا موجب ہو گا اور اس کے بحمد اللہ تعالیٰ بہت طیّب و شیریں ثمرات ظاہر ہوں گے کیونکہ اِس تاریخی سفر کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسبِ وعدۂ الٰہی زمین کے کناروں تک عزّت کے ساتھ شہرت پانا، حضور علیہ السلام کے مخلص اور دلی محبوں کے گروہ کا بڑھنا اور ان کے نفوس و اموال میں کثرت اور برکت کا بخشا جانا اِس شان سے دنیا پر آشکار ہو گا کہ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم: بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۵ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ - ۱۰ احسان ۱۳۴۹ ہش - ۱۰ جون ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۳۲

# خدا کا شکر و احساں ہے امام کامگار آیا

خُدا کا شکر و احساں ہے امامِ کامگار آیا
جہانِ احمدیت کا امیر و تاجدار آیا

ہوئی ہیں ختم گھڑیاں انتظارِ صوت آسا کی
پڑی آنکھوں میں ٹھنڈک قلبِ مضطر کو قرار آیا

بجاتا ہر قدم پر شادیانے فتح و نصرت کے
سپہ سالارِ افواجِ نبیؐ با صد وقار آیا

نقیبِ دینِ برحق حافظِ قرآنِ ربّانی
غلامِ مصطفٰےؐ سبطِ مسیحِ نامدار آیا

زہے یہ حُسن روئے پاک کے جلووں کی تابانی
رُخِ مومن پہ جس کو دیکھ کر تازہ نکھار آیا

ہوئیں خیرہ نگاہیں دشمنانِ تیرہ باطن کی
ہے اُن کے شیشۂ دل پر کدورت کا غبار آیا

زمینِ ربوہ کس کے نُورِ تاباں سے چمک اُٹھی
سپہرِ احمدیت کا وہ مہرِ زرنگار آیا

سلامی دی ہے جن کی بارگاہ میں کجکلاہوں نے
وہ ملکِ دین کا شاہنشہِ گردوں وقار آیا

معمّہ مژدۂ بُشریٰ لکم کا حل ہُوا آخر
دلوں کو جیت کر "ناصر" بفضلِ کردگار آیا

وہ باغِ مہدیٔ آخر زماں کا اِک گلِ رعنا
مبارک میرزا شہزادۂ عالی وقار آیا

عنانِ مرکبِ آقا کو تھامے اپنے ہاتھوں میں
ظہورِ با وفا آیا علیٔ خوش نگار آیا

ہوئی ہے روحِ اکمل شاد و خرم باغِ جنّت میں
سُنانے نظم اپنی جب یہ عاجز خاکسار آیا

(سید ادریس احمد عاجز عفی عنہ شاہ آبادی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی

# کامیاب مراجعت پر

آسمانوں سے فرشتوں کے پیام آئے ہیں
ناصرِ دینِ محمّدؐ کو سلام آئے ہیں

مرحبا گردشِ دوراں ترے ہر دور کیساتھ
تشنہ کاموں کے لئے ساغر و جام آئے ہیں

ہم نے جانا کہ یہاں رہ کے بھی ہم ساتھ رہے
تیری فرقت میں کچھ ایسے بھی مقام آئے ہیں

ایک عالم نے جنہیں خفتہ مقدر رکھا
تیرے ہاتھوں انہیں قسمت کے پیام آئے ہیں

ہم سبک رَو نہ سہی وجہِ تسلّی ہے یہ بات
پا بہ زنجیر ہی اس راہ میں کام آئے ہیں

اَور مل جائیں گے اب ہم کو نذیر ابنِ علیؓ
تیرے ہونٹوں پہ کئی اور بھی نام آئے ہیں

تُو نہ تھا ہم میں تو لمحے بھی گریزاں ہی رہے
تُو جو آیا ہے تو صدیوں کے سلام آئے ہیں

کوئی دیدے تجھے رقصِ دلِ بسمل کی خبر
کوئی کہہ دے کہ سرِ راہ غلام آئے ہیں

آج ہر چیز پہ ہے رُوحِ بشاشت طاری
کیوں نہ ہو آج نسیمؔ اپنے امام آئے ہیں

نسیم سیفی

## غیبت

غیبت کے معنے ہیں کسی کی غیر حاضری میں اس کے متعلق کوئی بُری بات بیان کرنا (خواہ یہ بات سچی ہی ہو)۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔
اے مومنو!... کسی کی غیبت مت کیا کرو۔ کیا تم اس امر کو پسند کرتے ہو کہ تم اپنے وفات یافتہ بھائی کا گوشت کھاؤ! (حجرات)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

# کینیا (مشرقی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

## مختلف مقامات پر جلسے متعدد افراد کا قبول حق

(مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مبلغ کینیا)

گزشتہ دسمبر میں مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نیروبی سے کسموں کے علاقہ کا دورہ کرنے کے لئے تشریف لائے۔ کینیا مشن کا چارج لینے کے بعد ان کا یہ پہلا دورہ تھا۔ انکو مختلف مراکز میں احباب جماعت سے متعارف کرایا گیا۔

۲۷-۲۸-۲۹؍مارچ کو نیروبی اور دیگر مراکز میں جلسے منعقد کئے گئے۔

مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق، مولوی مولوی بشیر احمد صاحب اختر مبلغ ٹاویٹا اور نیروبی کے تین احباب کے ہمراہ ۲۶؍مارچ کی شام کو کسموں تشریف لے آئے۔ ایک دوست مکرم عارف بھٹی صاحب دوسرے روز ایلڈوریٹ سے تشریف لائے۔

۲۷؍مارچ کو جمعہ تھا۔ جمعہ کی نماز ماراگولی کے علاقہ میں بمقام Mbale (مبالے) پڑھنے کا پروگرام تھا۔ وہاں کی مسجد کا امام احمدی ہو چکا ہے۔ نماز جمعہ کے وقت قافلہ مسجد پہنچا۔ یہ جگہ کسموں سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔ مسجد میں احمدی احباب کے علاوہ ۹۰ کے قریب غیر از جماعت دوست بھی موجود تھے۔ مولوی جمیل الرحمٰن صاحب نے خطبہ جمعہ دیا اور اذان کی اہمیت و حکمت بیان کی۔ بعد میں امام مہدی کی آمد کی خوشخبری لوگوں کو سُنا کر تلقین کی کہ امام مہدی کی اذان دنیا میں گونج رہی ہے۔ اس کو سُننا اور قبول کرنا ہر ایک کا فرض ہے۔

خطبہ نہایت انہماک اور دلچسپی سے سُنا گیا۔ بعد نماز جمعہ بعض لوگوں نے سوال پوچھے اور مکرم جمیل صاحب نے ان کے جواب دیئے۔ لوگ بہت خوش ہوئے۔ بعد میں وہاں کے معلم نے آکر بتایا کہ ۱۳ افراد نے جماعت میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے چنانچہ معلم کو بیعت فارم پُر کرانے کیلئے دیئے گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مؤرخہ ۲۸؍مارچ بروز ہفتہ علاقہ کیسا (Kisa) کے احباب کا جلسہ تھا اس کے لئے Masaloha مقام تجویز کیا گیا۔ چنانچہ ہم سب لوگ کار میں ۱۰ بجے وہاں پہنچ گئے۔ یہ جگہ کسموں سے ۲۵ میل دور ہے۔ ۱۰ احباب پہلے سے موجود تھے۔ معلمین بھی آئے ہوئے تھے۔ جلسہ کے دوران غیر از جماعت دوست بھی آگئے۔ تلاوت و نظم کے بعد معلمین نے تقاریر کیں اور بعض احباب نے قبول احمدیت کے حالات سُنائے۔ علاوہ ازیں مولوی بشیر احمد صاحب اختر نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آدھ گھنٹہ سواحیلی میں تقریر کی۔ آخر میں مولوی جمیل الرحمٰن صاحب نے ایک گھنٹہ تک تبلیغی اور تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ بعد میں سوال و جواب کا سلسلہ آدھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ سوال پوچھنے والوں میں ایک عیسائی معلم بھی تھا جو جواب پاکر مطمئن ہو گیا۔ جلسہ ۱۱ بجے سے ۲ بجے تک جاری رہا۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

اس علاقہ میں مسجد تعمیر کرنے کا پروگرام ہے چنانچہ معلم مقامی رجب علی نافلہ کے احباب کو جگہ دکھانے کے لئے لے گئے۔ یہاں مکرم جمیل صاحب نے دعا کرائی اور ہم لوگ واپس کسموں آگئے۔

اتوار ۲۹؍مارچ کو Asembo Bay کے علاقہ میں جلسہ کا پروگرام تھا یہاں بمقام Nyilima (نیلیما) ہماری مسجد ہے جو کہ گزشتہ سال تعمیر کی گئی تھی۔ ہماری بہت پُرانی جماعت ہے کئی مبلغین وہاں کام کر چکے ہیں۔ یہاں کے لوگ لُوو قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور سواحیلی بہت کم سمجھتے ہیں۔ یہاں ہمارا مقامی معلم بھی ہے جو اسی قبیلہ کا ہے۔ یہ جگہ کسموں سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

ہمارا قافلہ مکرم یوسف احمدی صاحب آف نیروبی کی کار میں وہاں میں وہاں پہنچ گیا۔ مسجد میں جلسہ کا پروگرام تھا۔ احباب جماعت مسجد میں جمع ہوئے۔ غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے۔ جن میں ایک سکول ٹیچر (عیسائی) شامل تھا۔ مولوی بشیر احمد صاحب اختر اور مولوی جمیل الرحمٰن صاحب نے سواحیلی میں تقاریر کیں اور معلم نے ساتھ ساتھ ان کا ترجمہ لُوو زبان میں کیا۔ جلسہ کامیاب رہا۔ بعد میں سوال و جواب بھی ہوئے۔ عیسائی ٹیچر نے بڑا اچھا اثر لیا۔ یہ اس سے قبل خاکسار سے مل چکا تھا اور لمبی ملاقات میں کافی معلومات حاصل کر چکا تھا۔ قریباً تمام مسائل میں متفق ہے۔ خدا کرے کہ اس کا سینہ صداقت کے لئے کھل جائے۔ آمین

ظہر و عصر کی نمازیں ادا کر کے احباب کو جانے کی اجازت دی گئی۔ وہاں کی ایک خاتون نے اپنے دستور کے مطابق ایک بکرا تحفۃً پیش کیا۔ اس کی خواہش پر بکرا کسموں لے آئے اور وہاں ذبح کر کے احباب میں اس کا گوشت تقسیم کر دیا۔

اس واقعہ سے اس احمدی بہن کا اخلاص اور محبت معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔ آمین ÷

# مرحبا اہلاً و سہلاً اے امام باصفا

السّلام اے ناصرِ دینِ محمدؐ السّلام
السّلام اے جانشین و سبطِ احمدؑ السّلام

منتظر تھی ارضِ افریقہ ترے دیدار کی
تیرے جانے سے ہوئی بارش وہاں انوار کی

سینکڑوں ظلمت کدوں میں دل درخشاں ہو گئے
پتھروں کو پُوجنے والے مسلماں ہو گئے

جس طرف بھی رُخ کیا سب کچھ منوّر کر دیا
دامنِ انسان فیضِ مصطفیٰؐ سے بھر دیا

مُردہ قوموں کو باذنِ اللہ جلا آئے ہیں آپ
خوابِ غفلت میں جو تھے ان کو جگا آئے ہیں آپ

"وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے"
مہدیؑ حق کے زمانے کے لئے مکنون تھے

دونوں ہاتھوں سے لٹائے آپ نے جا کر وہاں
سر براہوں کجکلاہوں نے سُنے سارے بیاں

آفریں اے واقفِ اسرارِ یزداں آفریں
آفریں اے شاہِ مُلکِ قدسیاں صد آفریں

**زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمدؐ زندہ باد**
**زندہ باد اے باغبانِ باغِ احمدؑ زندہ باد**

محمد صدیق امرتسری ایم اے

**ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی سے ایک ماہ میں دو ماہ کا بار نہیں پڑتا۔ (ناظر بیت المال آمد)**

# بعض چھوٹی چھوٹی باتیں

## جو

## نتائج کے لحاظ سے بہت اہم ہیں

(محترم ماسٹر نواب الدین صاحب ایم-اے ملتان)

بعض نیکیاں مالی وسعت کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور غرباء باوجود دلی خواہش کے ان سے محروم رہتے ہیں لیکن بعض اس قسم کی نیکیاں ہیں جن کا مالی فراخی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ غریب اور نادار بھی ان میں حصہ لے سکتے ہیں۔ یہ بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں نتائج کے لحاظ سے بہت اہم ہوتی ہیں۔ مثلاً لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملنا، انہیں اچھے القاب سے مخاطب کرنا، مریض کی عیادت کرنا، لوگوں کے رنج وغم میں شریک ہو جانا، تواضع اور انکسار سے پیش آنا، دوسروں کی بات کو تحمل اور غور سے سُننا ایسی باتیں ہیں جن پر کچھ خرچ نہیں آتا۔ لیکن ان کا اثر کس قدر ہوتا ہے وہ ذیل کے واقعہ سے ظاہر ہے۔

ایک تقریب میں ایک شخص اپنی سیٹ سے اٹھ کر میرے قریب آیا اور میرے ساتھ کاؤچ پر بیٹھے ہوئے شخص سے کہنے لگا کہ مہربانی فرما کر آپ میری سیٹ پر تشریف لے جائیں۔ مجھے ان صاحب سے کچھ باتیں کرنا ہے۔ اشارہ میری طرف تھا۔ میں نے انہیں غور سے دیکھا لیکن چہرہ شناسا معلوم نہ ہوا۔ وہ بھی سمجھ گئے اور فرمایا "مجھے پہچاننے کی کوشش نہ کریں ہم اس سے پہلے کبھی نہیں ملے۔ میں نے وہاں اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی سے آپ کے متعلق پوچھا تھا کہ یہ کون ہیں۔ اس نے تعارف میں یہ بھی بتایا کہ یہ احمدی ہیں۔ مجھے احمدی بہت اچھے لگتے ہیں اس لئے اُٹھ کر آپ کے پاس آگیا"۔ میں نے اس اجمال کی تفصیل پوچھی تو فرمایا "مجھے مذہبی مسائل کی زیادہ واقفیت نہیں۔ لیکن اخلاق فاضلہ کا اثر ہر شخص قبول کرتا ہے۔

مجھے ایک دفعہ سرگودھا جانا تھا۔ میں سٹیشن پر گاڑی کے انتظار میں کھڑا تھا۔ گاڑی آئی تو اس میں اس قدر رش تھا کہ خدا کی پناہ۔ میں نے بہت سے ڈبوں میں داخل ہونے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ اب میں آخری ڈبے کے سامنے کھڑا تھا اور لوگوں کی منتیں کر رہا تھا کہ میرا اس گاڑی میں سوار ہونا ضروری ہے کھڑا ہونے کی جگہ عنایت فرمائیں۔ لیکن لوگ ٹس سے مس نہیں ہوتے تھے۔ ایک آدمی نے کھڑکی میں سے سر باہر نکالا اور فرمایا "سامان مجھے پکڑا دو"۔ اس کے بعد اُس نے میرا ہاتھ پکڑ کر کھڑکی میں سے مجھے اندر کھینچ لیا۔ وہ خود کھڑا ہو گیا اور مجھے نہایت اصرار سے اپنی جگہ پر بٹھا دیا اور کہا کہ میں بیٹھے بیٹھے تھک گیا ہوں آپ تشریف رکھیں۔ ابھی جگہ ہو جائے گی۔ چنانچہ اگلے سٹیشن پر چند آدمی اُتر گئے اور وہ بھی میرے پاس بیٹھ گئے۔ بعد میں باتوں سے معلوم ہوا کہ یہ صاحب احمدی تھے اور ربوہ جا رہے تھے۔ اس کے بعد اور بھی کئی واقعات پیش آئے

ایک دفعہ ایک احمدی استاد میرا ہمسایہ بن گیا۔ مجھے بخار آرہا تھا۔ وہ کئی دن تک میرے لئے ہسپتال سے دوائی لاتا رہا۔ رفتہ رفتہ ہم بے تکلف ہو گئے میں نے ایک دن ان سے اپنی بعض پریشانیوں کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ کوشش جاری رکھیں۔ خوب دعا کریں۔ میں بھی دُعا کروں گا۔ حالات بدلتے کوئی دیر نہیں لگتی۔

شب بھر کا ہے مہمان اندھیرا
کس کے روکے رُکا سویرا

خدا تعالےٰ نے فضل کیا اور چند ہی دن میں حالات درست ہو گئے۔ میں نے انہیں بتایا تو بہت خوش ہوئے اور کہا۔

ہر غم کا نتیجہ راحت ہے
ہر شب کی سحر ہو جاتی ہے

افسوس ہے کہ جلد ہی ان کا تبادلہ ہو گیا اور میں ان کی ہمسائیگی سے محروم ہو گیا۔

اسی طرح اوکاڑہ میں چودھری غلام قادر صاحب باجوہ کو دو دفعہ ملنے کا اتفاق ہوا۔ وہ بڑے زمیندار تھے۔ ان کی رفتار و گفتار، حرکات و سکنات اور نشست و برخاست سے میں بہت متاثر ہوا۔

آج کل ایک طبقہ میں دولت کی فراوانی ہے۔ اس سے ان کا سر پھر گیا ہے۔ ہر کوئی فرعون بنا پھرتا ہے۔ نچلا طبقہ بہت پریشان ہے۔

خصوصاً دیہات میں تو اکثر زمیندار آمر مطلق بنے بیٹھے ہیں — لیکن ساہیوال میں مجھے چوہدری محمد شریف صاحب (مرحوم) کو دیکھنے کا موقع ملا وہ بڑے آدمی تھے لیکن ان کے انکسار اور ان کی تواضع نے مجھ پر بہت گہرا اثر کیا۔ ان کے چہرے سے ہی معلوم ہو جاتا تھا کہ اس آدمی سے کسی قسم کا شر ممکن ہی نہیں۔ ان واقعات کا یہ اثر ہے کہ جب کبھی کسی احمدی سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے تو مجھے بہت مسرت ہوتی ہے۔"

انکساری اور فروتنی پر کچھ خرچ نہیں آتا۔ لیکن یہ انسان کی عظمت کا معیار ہے۔

ہر جا تواضع است دلیلِ نجابت است
تیغِ اصیل را بہ خمیدن تواں شناخت

ملک سر فیروز خان نون نے اپنی From memory کتاب میں ایک پُر لطف واقعہ لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کو ملنے کے لئے ربوہ گیا۔ ملاقات کے بعد جب واپس آنے لگا تو حضرت صاحبؓ دروازے تک مجھے رخصت کرنے آئے۔ میں ان سے باتیں بھی کرتا جاتا تھا اور پاؤں سے اپنا جوتا بھی ڈھونڈ رہا تھا جسے میں اتار کر فرش کے قریب رکھ گیا تھا۔ اتفاقاً جوتا ذرا پرے تھا۔ محترم چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فوراً میرا جوتا اٹھایا اور میرے پاؤں کے قریب رکھ دیا۔ اس سے چودھری صاحب محترم کی عظمت میرے دل میں اور بھی بڑھ گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ ایثار کا جذبہ کبھی دوسروں پر اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا اس کے برخلاف خود غرض انسان کو دوسروں کی نظروں میں گرا دیتی ہے۔

---

قیادت تربیت

# جھوٹی افواہ پھیلانا ایک بہت بڑا جرم ہے

جھوٹی افواہ پھیلانا ایک بہت بڑا جُرم ہے۔ انفرادی لحاظ سے ہی نہیں بلکہ قومی اور اجتماعی لحاظ سے بھی یہ سخت نقصان دہ وبا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ النساء میں منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

ترجمہ:- اور منافقوں کی یہ عادت ہے کہ جب بھی کوئی معاملہ امن کا ہو یا خوف کا ان کے علم میں آتا ہے تو وہ اسے پھیلانے لگتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ ایسے امور کو (نہ پھیلاتے بلکہ) انہیں خدا کے رسول یا دیگر ذمہ دار اصحاب تک پہنچانے پر اکتفاء کرتے تو وہ اسے سمجھ لیتے۔

(۲) اے مومنو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تم (اسے آگے پھیلانے سے پہلے) اس کی مناسب تحقیق ضرور کر لیا کرو۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

---

# سترہ آیات کے متعلق رپورٹ بھجواتے رہیں

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور عہدیداران مجلس اطفال الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اطفال الاحمدیہ کو سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کروانے کا مستقل انتظام کریں اور اپنی مساعی کے نتائج سے مرکز کو آگاہ رکھیں۔ ساتھ کے ساتھ رپورٹ بھجواتے رہیں تاکہ آپ کی مساعی کا علم ہوتا رہے۔ جب تک سارے اطفال آیات یاد نہیں کر لیتے یہ کام برابر جاری رکھیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# براعظم افریقہ

## یورپین اقوام کے ظالمانہ سلوک سے نجات کا نیا دور

از مکرم ضیاء الدین احمد قریشی - ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور

### افریقہ کی وسعت

افریقہ دنیا میں سب سے بڑا براعظم ہے۔ رسالہ اکانومسٹ کے ایک شمارہ میں یہ لکھا ہے کہ اپنی وسعت کے لحاظ سے افریقہ ایسا براعظم ہے کہ جس میں غیر تقسیم شدہ دس ہندوستان سما سکتے ہیں۔

چونکہ اس ملک کے باشندے موجودہ زمانے کے علوم و فنون سے بے بہرہ تھے اور موجودہ زمانے کی سائنسی ترقیات اور تہذیب و تمدن سے واقف نہ تھے نیز اس ملک کی نسبت بیرونی دنیا کو علم بھی کم تھا اس لئے اس ملک کو Dark Continent یعنی سیاہ ملک کہتے تھے

### مال و دولت

مالی اعتبار سے افریقہ میں ہر قسم کی دولت کی فراوانی ہے۔ سونا چاندی ہیرے معدنیات۔ سامان خوراک اور میوہ جات وغیرہ۔ افریقہ مال و دولت کے لحاظ سے ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔

ان وسیع رقبوں پر چیف اور پیراماؤنٹ چیف صاحبان کی حکومت تھی جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں فرمایا تھا کہ یورپین قوموں نے افریقہ کی سیاسی زندگی کو اس طرح تباہ کیا کہ جہاں دیکھا کہ پیراماؤنٹ چیف فوت ہو گیا ہے اور اس کا بھائی گدی نشین ہو گیا ہے۔ تو فوت شدہ پیراماؤنٹ چیف کے بیٹے کو اکسا کر اپنے چچا کے خلاف بغاوت کرا دیتے تھے اور جنگ کرا دیتے تھے اور اس جنگ میں بھتیجے کی امداد کرتے تھے چند دن کی لڑائی کے بعد جنگ بندی کرا دیتے تھے اور آپس میں فیصلہ اس طرح سے کراتے تھے کہ آدھا ملک چچا کے سپرد کر دیتے تھے اور دوسرے آدھے حصہ پر بھتیجے کو حکمران بنا دیتے تھے۔

جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ بھتیجہ ہمیشہ کے لئے یورپین اقوام کا ممنون احسان بلکہ ساتھی بن جاتا تھا۔ اس طرح سے پیراماؤنٹ چیف کی طاقت تقسیم ہو کر کمزور بھی ہو جاتی تھی۔

پیراماؤنٹ چیف کی طاقت کو کمزور کرنے کا ایک اور طریقہ بھی یورپین اقوام نے اختیار کر رکھا تھا اور وہ یہ تھا کہ جتنا رقبہ پیراماؤنٹ چیف کی رعایا کے زیر کاشت ہوتا تھا وہ تو چھوڑ دیا جاتا تھا۔ لیکن بقایا رقبہ جو زیر کاشت نہ ہوتا تھا وہ اس سے لے لیا جاتا تھا اور اس پر اپنی یورپین عملداری قائم کر دی جاتی تھی۔

### یورپین اقوام

اہل یورپ نے اہل افریقہ اور ان کی پسماندگی سے بہت ناجائز مفاد حاصل کیا۔ یورپین اقوام کی مثال اس شخص جیسی ہے کہ جس کے پاس رہائش کے لئے صرف ایک کمرہ ہو ایسے شخص کی ہمیشہ فطرتی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے مکان کے آگے کچھ صحن بھی ہو۔

یورپ کے جملہ ممالک کے رقبے بہت چھوٹے چھوٹے ہیں۔ انگلینڈ بہت چھوٹا سا فرانس بہت چھوٹا سا بلجیم بہت چھوٹا سا۔ ہالینڈ بہت چھوٹا سا۔ جرمنی بہت چھوٹا سا ہے۔ یورپین اقوام نے افریقہ پر قبضہ کر کے اسے اپنا صحن بنا لیا اور اپنی ظالمانہ حکومتیں قائم کر لیں۔

اس سلسلہ میں جرمنی کا رویہ یہ تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمیں ہماری نو آبادیات واپس دی جاویں۔ اور اس مطالبے کا نام انہوں نے Doctrine of Lebensraum رکھا ہوا تھا اور جرمن قوم کا مطالبہ تھا We want space we want colonies یعنی ہمیں زمین کی کشادگی کی ضرورت ہے ہمیں نو آبادیات کی ضرورت ہے۔ ہٹلر کا یہ بہت بڑا مطالبہ تھا

### یورپین اقوام کا ظالمانہ سلوک

یورپین اقوام نے اہل افریقہ کو کالے رنگ کی گھٹیا قوم قرار دے کر ان کو غلامانہ کام سپرد کر دئے تھے۔ ایک حبشی جو کہ یورپین اقوام کے آنے سے پہلے شیر کو نیزے سے مار لیتا تھا۔ صاحب بہادر نے اسے اپنا خانساماں بنا لیا تھا

افریقہ میں رنگ و نسل کا امتیاز Colour Prejudice ایک مشہور چیز ہے۔ اور جو مظالم یورپین اقوام حبشیوں پر کرتی رہی ہیں وہ بھی ایک لمبی داستان ہے۔ مثال کے طور سے کانگو کا ملک ہے۔ جس کا رقبہ غیر تقسیم شدہ ہندوستان کے برابر ہے۔ وہاں ڈچ (ہالینڈ والے) زائد از ایک صدی برسر حکومت رہے مگر اس عرصہ میں صرف ایک افریقن گریجوایٹ بنایا۔ افریقہ والوں کو جاہل رکھا۔ نسلی امتیاز کا دوسرا مشہور واقعہ گاندھی جی کا ہے گاندھی جی نے بیرسٹری پاس کر کے جنوبی افریقہ میں پریکٹس شروع کر دی وہ اس وقت نوجوان تھے۔ صرف دیوانی مقدمات کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ انہوں نے ایک یورپین فرم کے مقدمہ کی پیروی کے واسطے کسی دور دراز شہر کا سفر بس کے ذریعہ کرنا تھا نسلی تعصب کا یہ عالم تھا کہ کوئی غیر یورپین کالا آدمی فرنٹ سیٹ (اگلی سیٹ) پر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ گاندھی جی ٹکٹ لے کر اگلی سیٹ پر جا بیٹھے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک یورپین بھی آ گیا۔ اس نے گاندھی جی کو مخاطب کر کے کہا کہ تم تو کالے آدمی ہو تم اگلی سیٹ پر نہیں بیٹھ سکتے۔ گاندھی جی نے جواب میں کہا کہ میں نے ٹکٹ خریدا ہے۔ اسلئے میں بیٹھ سکتا ہوں۔ اور بیٹھوں گا تو تو میں میں شروع ہو گئی آخر نوبت بایں جا رسید کہ اس یورپین نے گاندھی جی کو کالر سے پکڑ کر نیچے کھینچ لیا۔ گاندھی جی کپڑے جھاڑ کر پچھلی سیٹ پر عام مسافروں میں جا بیٹھے۔

جب منزل مقصود پر پہنچے تو ان کی موکل فرم کا منیجر (جو کہ ایک یورپین تھا) معہ اپنے سٹاف کے گاندھی جی کے استقبال کے لئے آیا ہوا تھا۔ اس پر وہ یورپین ہمسفر جس نے انہیں اٹھایا تھا بہت پریشان ہوا اور یورپین منیجر سے کہنے لگا کہ مجھ سے گستاخی ہو گئی ہے۔ مجھے معافی لے دو گاندھی جی نے کہا کہ میں تو اس پر ہتک عزت کا دعوےٰ کروں گا۔ اس پر یورپین منیجر نے اور ہمسفر یورپین نے بہت منت سماجت کرنی شروع کر دی۔

آخر گاندھی جی نے کہا کہ میں اس یورپین کو اس شرط پر معاف کرتا ہوں کہ وہ یہ لکھ دے کہ آئندہ وہ کسی ہندوستانی کی توہین نہیں کرے گا۔ اور اس معافی نامہ کو اخبارات میں شائع کر دے۔

مندرجہ بالا واقعہ سے احباب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب ایک اعلیٰ تعلیمیافتہ اور اعلیٰ حیثیت کے بیرسٹر سے یہ سلوک تھا تو عوام سے کیا سلوک ہوگا۔

### باوقار زندگی کے آثار

کچھ عرصہ سے اہل افریقہ کی نوجوان نسل میں بیداری آزادی اور باوقار زندگی کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ چنانچہ چند سال کا مشہور واقعہ ہے کہ اکرا میں ایک بہت بڑی کانفرنس منعقد کی گئی جس میں افریقہ کی سب اقوام کے نمائندوں نے حصہ لیا۔ کانفرنس بہت کامیاب رہی اس میں یہ ریزولیوشن متفقہ طور سے پاس کئے گئے کہ افریقہ کو آزاد کرایا جاوے اور یورپین قوموں کو۔ غیر افریقی لوگوں کو افریقہ سے نکال دیا جاوے اور افریقہ افریقنوں کے واسطے ہو Africa For Africans. یعنی افریقہ ایک آزاد ملک صرف اہل افریقہ کے واسطے ہو۔

### اسیروں کی رستگاری

میرا یقین بلکہ ایمان ہے اور واقعات بھی اس کی تائید میں ہیں کہ در اصل اہل افریقہ کی آزادی اور فارغ البالی مصلح موعود والی پیشگوئی سے وابستہ ہے۔ چنانچہ مصلح موعود والی پیشگوئی میں صاف لکھا ہے کہ "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید ۱۹۳۴ء میں جاری فرمائی۔ اور یہی وہ تحریک ہے کہ جس کے ذریعہ سے بیرونی دنیا میں احمدیہ مشن قائم ہوئے۔ اور اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچایا گیا

### کسر صلیب

عظیم کاسر صلیب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اگر تشریف نہ لاتے تو عیسائیوں کی دیرینہ سکیم کے مطابق افریقہ کا پورا براعظم عیسائیت کی لپیٹ میں آ جاتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریف آوری اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ کی جدو جہد کے نتیجہ میں عیسائیت کا سیلاب ہمیشہ کے لئے رک گیا۔ افریقہ کے دورہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا جو شاندار استقبال ہوا ہے اور کامیابی ہوئی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی ہی عملی شکل ہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کامیابی کی بیّن دلیل ہے۔

---

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

# تاریخ احمدیت کا ایک ورق

محترم مولوی محب الرحمٰن صاحب ربوہ

اخبار الفضل میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب "نسیم دعوت" کا اقتباس پڑھ کر (کیونکہ آنکھ کی بینائی کمزور ہونے کی وجہ سے میں خود لکھ پڑھ نہیں سکتا) مجھے آریہ سماج قادیان کا جلسہ اور کتاب مذکور کی تصنیف کا سب نظارہ یاد آ گیا۔ جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں اور معجزات میں سے ایک تھا۔ میرا جی چاہا۔ کہ احباب کو بھی اس سے محظوظ کروں۔ تاکہ وہ بھی اس سے روحانی لذت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی تائیدات پر شکریہ ادا کریں۔ غالباً ۱۹۰۲ء میں آریہ سماج نے اپنی حویلی قادیان کے اس حصہ پر جو اس وقت سفید زمین تھی۔ ایک پنڈال بنا کر جلسہ کیا۔

جلسہ کے آخری دن حضرت ماسٹر عبد الرحمان صاحبؓ (سابق مہر سنگھ) نے (جن کو تبلیغ اسلام کا بہت شوق تھا) سکول کے چند لڑکوں کو موٹے قلم سے کچھ تبلیغی فقرات کاغذوں پر لکھ کر اور ان کی قمیصوں پر سامنے کی طرف چسپاں کر کے آریہ سماج کے جلسہ میں بھیج دیا ان لڑکوں میں خاکسار بھی شامل تھا۔ جو اُن دنوں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ساتویں جماعت میں تعلیم پا رہا تھا۔ جلسہ گاہ آریہ سماج کے پاس جا کر خاکسار نے عجیب نظارہ دیکھا۔ پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور ایک لیکچرار جس کا نام پنڈت پوگندر پال تھا۔ اسٹیج پر کھڑے ہاتھ میں ایک کتاب لئے۔ جس کو وہ قرآن کہتا تھا اپنی ایک انگلی اُس کتاب کے اندر رکھ کر بار بار یہ کہتا تھا۔ کہ "اب میں اس قرآن کی (نعوذ باللہ من ذالک) دھجیاں اڑا دوں گا" وہ بار بار یہی فقرہ دہراتا تھا اور کتاب کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر یہ کہتا تھا کہ اگر مرزا (صاحب) کا خدا سچا ہے۔ تو میری زبان بند کر دے۔

اوپر کے فقرات اس نے بہت دفعہ کہے۔ اسی دوران پریذیڈنٹ جلسہ مذکور پنڈت رام بھجدت وکیل نے اس کے کوٹ کا پلہ ذرا کھینچا۔ جب کہ وہ جوش میں آ کر میز کے اوپر چڑھ گیا تھا۔ اس جوش اور تکرار پر ایک پولیس افسر نے جو جلسہ میں موجود تھے اٹھ کر کہا۔ کہ پنڈت صاحب ذرا تہذیب سے بات کریں۔ لیکن وہ وہی فقرات بار بار اور مسلسل دہراتا رہا۔ پولیس افسر کے درخواست کرنے پر بھی اس نے اپنی گفتار اور کلام میں کوئی شرافت و تہذیب اختیار نہ کی تب پولیس افسر نے ہتھکڑیاں اٹھا کر کہا۔ کہ "پنڈت صاحب ایسا نہ ہو۔ کہ مجھے اپنے فرائض سرانجام دینے پڑیں" اس پر پنڈت رام بھجدت پریذیڈنٹ جلسہ نے اٹھ کر لیکچرار مذکور کو مخاطب کر کے کہا کہ ——— "میں آپ کو تقریر کرنے کی اجازت نہیں دیتا" اور پریذیڈنٹ نے کھینچ کر اس کو میز سے نیچے اتار لیا۔ اور پھر پوگندر پال خاموش ہو گیا۔

اس پر محترم احمد جان صاحبؓ درزی پشاوری نے اٹھ کر آواز بلند کہا۔ کہ "دیکھو مرزا صاحب" کا خدا سچا ہے۔ اور اس نے اسی وقت آپ کی زبان بند کر دی ہے" جلسے کے دنوں میں دور پورٹ کارروائی لکھتے جاتے تھے۔ اور وہ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش کر دی جاتی تھی۔

جلسہ ختم ہونے کے بعد حضورؑ نے اس کے جوابات لکھے راتوں رات جوابات کی کاپی لکھی گئی اور ساتھ کے ساتھ چھپتی بھی گئی۔ ان دنوں دو شنگ کا خاطر خواہ انتظام نہ تھا۔ اور نہ ہی لیمپ عام ہوتے تھے۔ چنانچہ خاکسار کا لیمپ اور شیخ عبد الحمید صاحب ابن محترم شیخ رحمت اللہ صاحبؓ مالک انگلش ویئر ہاؤس لاہور کے لیمپ اس کام کے لئے گئے۔ اور راتوں رات کاپی کی لکھائی چھپائی اور جلد بندی کر دی گئی۔ صبح نو بجے تک یہ تمام کام مکمل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دوست کے ہاتھ بیس عدد کاپیاں پنڈت رام بھجدت کو بھجوا دیں۔

راویوں کا قول ہے کہ پنڈت رام بھجدت کتابوں کی ورق گردانی کرتا جاتا تھا۔ اور کہتا جاتا تھا۔ کہ خبر نہیں یہ لوگ جن ہیں؟ کل شام جو اعتراضات کئے گئے تھے۔ ان کے جوابات لکھ اور چھاپ کر ہمیں بھیج بھی دئیے گئے ہیں۔ یہ جلدی اس لئے کی گئی کہ پنڈت رام بھجدت نے گیارہ بجے قادیان سے چلے جانا تھا۔ کتاب نسیم دعوۃ قریباً اسی صفحات کی کتاب ہے۔ خاکسار نے یہ چشم دید حالات احباب کے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے عرض کئے ہیں۔

(خاکسار محب الرحمٰن از فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

# کھاریاں میں یوم خلافت کا جلسہ

جماعت احمدیہ کھاریاں نے مورخہ ۳۱؍مئی بروز اتوار صبح ساڑھے آٹھ بجے مسجد احمدیہ میں یوم خلافت کے سلسلہ میں ایک اجلاس منعقد کیا جس میں مردوں کے علاوہ مستورات کی بھی ایک بڑی تعداد نے شرکت فرمائی۔

صدارت محترم کیپٹن حاجی احمد خان صاحب ایاز ایڈووکیٹ نے فرمائی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو محترم محمد سمیع صاحب طاہر نے کی تلاوت کے بعد عادل ایاز صاحب نے کلام محمود سے ایک نظم پڑھی جس کے بعد صدر جلسہ نے یوم خلافت کی وضاحت فرمائی اور اس دن کو منانے کی ضرورت پر روشنی ڈالی، اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلی تقریر ماسٹر محمد سلیم صاحب نے فرمائی آپ کی تقریر کا موضوع "اسلامی خلافت کی ضرورت اور اس کی اہمیت" تھا۔ آپ کی تقریر کے بعد ایک طفل عزیز خالد محمود نے قدرت ثانیہ کے مظہر اول کا ظہور" کے عنوان سے ایک مضمون پڑھا۔ اس کے بعد ایک اور طفل عزیز ناصر محمود نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔

مکرم محمد سمیع صاحب طاہر نے "خلافت احمدیہ اور عہد حاضر" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "برکات خلافت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ صدر صاحب جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر "خلافت احمدیہ اور افراد جماعت کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر ارشاد فرمائی۔ محترم ایاز صاحب نے فرمایا کہ اسلامی شوکت کے دن کو قریب لانے کے لئے افراد جماعت کو خلافت احمدیہ سے مضبوط تعلق پیدا کر لینا چاہیئے۔

صدر جلسہ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے دعا فرمائی اور اس طرح اجلاس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(راقم طاہر شہزاد)

# جماعت احمدیہ بھکّر کا کامیاب جلسہ سیرۃ النبیؐ

جماعت احمدیہ بھکر ضلع میانوالی کا جلسہ سیرۃ النبیؐ مورخہ ۲۰؍۵ کو خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا۔ غیر از جماعت احباب کی تعداد ستر کے قریب تھی۔ جن میں وکیل۔ گورنمنٹ کے افسران۔ محکمہ تعلیم کے اساتذہ اور دیگر معززین موجود تھے۔ سب سے قبل جلسہ میں شامل ہونے والوں کی خدمت میں عصرانہ دیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے حضورؐ کی سیرۃ طیبہ پر تقریر کی۔ جملہ احباب کرام نے بڑی دلچسپی اور احترام کے ساتھ کارروائی کو سنا۔ جلسے کے اختتام پر ایک ریٹائرڈ عیسائی کیپٹن نے کہا کہ مجھے اب یقین ہو گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ اور پوپ کی بھی جنگ ہو گی۔ جس میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ کامیاب ہوں گے (انشاء اللہ)

جملہ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ملک ممتاز احمد صاحب اور جملہ عہدیداران جماعت کو جزائے خیر دے جن کی کوشش اور تعاون سے یہ کامیاب جلسہ منعقد ہوا۔

(امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع میانوالی)

# دعائے مغفرت

مکرم عبد الغنی صاحب کارکن دفتر اخبار الفضل کا بڑا لڑکا عبد الرشید عمر قریباً ۳۰ سال کچھ دن بیمار رہ کر مورخہ ۳؍مئی ۱۹۷۰ء کو وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز مرحوم کے والد والدہ اور دوسرے عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سردار محمد کاتب الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ماہ ہجرت (مئی) میں واقفین عارضی کی ضلعوار تعداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی کے پنجسالہ دور کے سال دوم کے پہلے ماہ ہجرت (مئی) میں جن احباب و خواتین نے شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے ان کی ضلعوار تعداد شائع کی جاتی ہے۔ امراء اضلاع اور مربیان سلسلہ اپنے اپنے اضلاع سے واقفین کی تعداد کو ملاحظہ فرما کر خاص کوشش فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ احباب و خواتین حضور کی تحریک وقف عارضی میں شامل ہو کر اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور حضور کی دعاؤں کو حاصل کریں۔ اس سال بھی کم از کم سات ہزار واقفین عارضی کی ضرورت ہے۔ اس تعداد کو پیش نظر رکھ کر امراء اضلاع اور مربیان سلسلہ اپنی مساعی کو تیز کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

| نمبر شمار | نام ضلع | تعداد واقفین | تعداد واقفات | کل میزان |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | ربوہ | ۱۳ | ۵ | ۱۸ |
| ۲ | جھنگ | ۸ | ۱۳ | ۲۱ |
| ۳ | سرگودھا | ۹ | - | ۹ |
| ۴ | میانوالی | - | - | - |
| ۵ | لاہور شہر و ضلع | ۱۱ | - | ۱۱ |
| ۶ | شیخوپورہ | ۱۲ | ۳ | ۱۵ |
| ۷ | ملتان | ۱ | ۱ | ۲ |
| ۸ | ساہیوال | ۳ | - | ۳ |
| ۹ | بہاولنگر | ۲ | - | ۲ |
| ۱۰ | بہاولپور | ۶ | - | ۶ |
| ۱۱ | رحیم یارخان | ۱ | - | ۱ |
| ۱۲ | سانگھڑ | - | - | - |
| ۱۳ | میرپورخاص | - | - | - |
| ۱۴ | تھرپارکر | ۶ | - | ۶ |
| ۱۵ | حیدرآباد | ۵ | ۱ | ۶ |
| ۱۶ | کوئٹہ و قلات | ۶ | ۲ | ۸ |
| ۱۷ | کراچی | ۸ | ۱ | ۹ |
| ۱۸ | ہزارہ | ۲ | - | ۲ |
| ۱۹ | سکھر | ۴ | - | ۴ |
| ۲۰ | راولپنڈی | - | - | - |
| ۲۱ | کیمبل پور | - | - | - |
| ۲۲ | مردان | - | - | - |
| ۲۳ | پشاور | ۱ | - | ۱ |
| ۲۴ | کوہاٹ | - | - | - |
| ۲۵ | ڈیرہ اسمٰعیل خان | - | - | - |
| ۲۶ | گوجرانوالہ | ۱۷ | ۶ | ۲۳ |
| ۲۷ | سیالکوٹ | ۲۴ | - | ۲۴ |
| ۲۸ | گجرات | ۲۷ | ۸ | ۳۵ |
| ۲۹ | جہلم | - | - | - |
| ۳۰ | میرپور و مظفرآباد | ۱ | - | ۱ |
| ۳۱ | ڈیرہ غازیخان | ۷ | ۱ | ۸ |
| ۳۲ | لائلپور | ۳۶ | ۱۳ | ۴۹ |
| ۳۳ | نواب شاہ | ۱۴ | - | ۱۴ |
| ۳۴ | لاڑکانہ | - | - | - |
| ۳۵ | جیکب آباد | - | - | - |
| ۳۶ | خیرپور | ۵ | - | ۵ |
| ۳۷ | بنوں | - | - | - |
| ۳۸ | دادو | - | - | - |
| ۳۹ | مشرقی پاکستان | - | - | - |
| ۴۰ | مظفرگڑھ | - | - | - |
| | کل میزان | ۲۲۹ | ۵۴ | ۲۸۳ |

# یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر مختلف مقامات پر جماعت ہائے احمدیہ کے عظیم الشان جلسے

پاکستان کے طول و عرض میں احمدی جماعتوں نے اہتمام کے ساتھ یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے ہاں جلسے منعقد کئے جن میں سیرۃ مبارکہ پر شرح و بسط سے روشنی ڈالی گئی۔ قبل ازیں الفضل میں کچھ رپورٹیں بالتفصیل شائع ہو چکی ہیں۔ بوجہ عدم گنجائش بقیہ رپورٹیں الفضل میں شائع نہیں ہو سکتیں لہٰذا صرف ان مقامات کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جہاں جہاں سے جلسوں کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

گوجرانوالہ۔ حیدرآباد۔ جیکب لائن کراچی۔ دستگیر سوسائٹی کراچی۔ کوئٹہ۔ سیالکوٹ نوابشاہ۔ چٹاگانگ۔ ڈھاکہ۔ لجنہ اماء اللہ چٹاگانگ۔ بنوں۔ چک جھمرہ۔ لالہ موسےٰ سانگھڑ۔ چونڈہ۔ خوشاب۔ چکوال۔ ساہیوال۔ کروندی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول محمدآباد۔ نورنگر فارم۔ محمود آباد اسٹیٹ۔ کھاریاں۔ اوکاڑہ۔ گھٹیالیاں خورد تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں۔ مجلس خدام الاحمدیہ گھٹیالیاں کلاں۔ عہدی پور۔ بھوڈی ملیاں۔ شریف مغلاں گوٹھ بڈھانی۔ احمد نگر۔ مشرقی پاکستان۔ کوٹلی آزاد کشمیر گوٹھ رئیس عبدالحمید نوابشاہ سندھ۔

## درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی مکرم مشتاق احمد صاحب کا میو ہسپتال لاہور میں بائیں کان کا اپریشن ہوا ہے۔ جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ جنرل سیکرٹری احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن پشاور

۲۔ میری والدہ نیز چھوٹے دونوں بھائی شدید بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ خدا کامل صحت سے نوازے۔

(امۃ الحی معرفت شیخ محمد بشیر آزاد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی مرید کے)

۳۔ میرے والد سید عبدالکریم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ سعود آباد کراچی کو گرنے کی وجہ سے چوٹ لگ گئی ہے۔ نیز میری والدہ صاحبہ بھی بدستور بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ خدا تعالےٰ میرے والدین کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(عبدالمالک سعود آباد کالونی کراچی ۲۷)

۴۔ میرے والد عبدالرحمٰن صاحب کئی ماہ سے بندش پیشاب و درد گردہ کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ ان کی مکمل شفا کے لئے تمام بہنوں اور بھائیوں سے درخواست دعا ہے۔ (سعید رحمان گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مولوی روڈ لاہور)

## اعلان نکاح

عزیزم خلیل احمد صاحب ولد چوہدری احمد علی صاحب موضع گدو پنڈی کا نکاح عزیزہ کنیز بیگم بنت چوہدری محمد ابراہیم صاحب موضع کلاں کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر خاکسار نے مورخہ ۵/۱۶/۷۰ کو پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ جانبین کے لئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد عبد اللہ باجوہ

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ظفروال ضلع سیالکوٹ

# حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ورودِ مسعود

(بقیہ صفحہ اوّل)

رہے گی۔ چنانچہ بفضل اللہ تعالیٰ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اِن علاقوں میں سے جہاں بھی حضور تشریف لے گئے نہ صرف لاکھوں احمدی احباب حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے نافلۂ موعود تیسرے جانشین اور خلیفۂ برحق کی زیارت کا شرف حاصل کرنے سینکڑوں میل سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئے بلکہ غیروں نے بھی حتیٰ کہ مملکتوں کے سربراہوں تک نے حضور ایدہ اللہ کے لئے اپنے دیدہ و دل فرشِ راہ کرنے، صمیمِ قلب سے خوش آمدید کہنے اور نہایت شاندار الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ الغرض ہر ملک اور ہر علاقہ میں اخلاص و وفا، محبت و عقیدت اور خدمت و فدائیت کے ایسے ایسے مسحور کن نظارے منصۂ شہود پر آئے کہ اُن علاقوں میں چشمِ فلک نے ایسے مسحور کن نظارے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔

## مسرتوں اور شادمانیوں کی لہر

پس حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر اہلِ ربوہ کے لئے ایک طویل اور صبر آزما جدائی کے ختم ہونے کا ہی سوال نہ تھا بلکہ اسکے جلو میں آنیوالی مسرتوں میں عظیم الشان فتوحات، کامیابیوں، کامرانیوں اور تائید و نصرتِ الٰہی کے بارش کی طرح برسنے والے پیہم بارش ان نشانوں کے پُرکیف ظہور اور اِس ظہور کے نہایت درخشندہ و تابندہ ثبوت کی مسرتیں بھی شامل تھیں۔ اِس لئے اِس مبارک و مسعود موقع پر ان کی مسرتوں، شادمانیوں اور خوشی و انبساط کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ تھا۔ پھر بھلا وہ کیوں دیوانہ اور از خود رفتہ ہو کر اپنے ماں باپ سے بھی بڑھ کر شفیق آقا کے حضور قلب و نظر ہی نہیں بلکہ نقدِ جاں کا نذرانہ پیش کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت نہ لے جاتے۔ انہوں نے جذبۂ بے اختیار اور بے پناہ ولولۂ عشق کے ماتحت اپنے آقا کو دلوں کی گہرائیوں سے اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا کہنے میں محبت و عقیدت اور خدمت و فدائیت کا ایسا یادگار مظاہرہ کیا کہ جو اِس تاریخی سفر اور اس کے نہایت درجہ خوشکن نتائج و اثرات اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات کے ساتھ ہمیشہ تاریخ میں محفوظ رہے گا۔

اہلِ ربوہ نے اِس موقع پر حضور ایدہ اللہ اور حضور کی حرمِ محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریکِ جدید (جو اِس تاریخی سفر میں حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ تھے) کو بھی صمیمِ قلب سے خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کی۔ اگرچہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری سے قریباً نصف گھنٹہ قبل ہی علیحدہ موٹر کار میں لاہور سے ربوہ پہنچ گئے تھے اور آپ نے ازراہِ کسرِ نفسی ربوہ میں داخل ہونے کے لئے وہ راستہ بھی اختیار نہیں کیا جو استقبال کے لئے مقرر تھا اور آپکی کار کہیں رکی بھی نہیں تاہم جونہی آپ کی کار بخت روڈ پر چاہنک لاریوں کے اڈہ کے پاس سے گزری تو احباب میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور ہرچند کہ کار پلک جھپکنے میں گزر چکی تھی پھر بھی اڈہ پر موجود بیشمار احباب نے ہاتھ ہلا ہلا کر آپ کا بھی دلی طور پر خیر مقدم کیا۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب اور مکرم محمد سلیم صاحب ناصر سے بھی (جنہیں اِس سفر میں حضور کے ہمرکاب رہنے کا خصوصی شرف حاصل ہوا) بہت سے احباب نے فرداً فرداً مل کر خدمت کا یہ تاریخی موقع میسر آنے پر انہیں مبارکباد دی۔

## استقبال کی تیاریاں

اہلِ وفائے ربوہ نے اُس وقت سے ہی کہ جب لندن سے حضور ایدہ اللہ کے واپسی کے سفر کا پروگرام موصول ہوا حضور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہنے کی تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ چنانچہ پروگرام موصول ہوتے ہی امیرِ مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی سرکردگی میں ایک استقبالیہ کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا جو محترم امیر صاحب مقامی کے علاوہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد، محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان اور محترم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ پر مشتمل تھی۔ کمیٹی نے اپنے ایک طویل اجلاس میں استقبال کا راستہ متعین کر کے اس سلسلہ میں تفصیلی پروگرام مرتب کیا۔ محترم صدر صاحب عمومی لوکل انجمن احمدیہ کی وساطت سے صدر صاحبان محلہ جات اور جملہ اہلِ ربوہ کو اس پروگرام سے مطلع کیا گیا۔

اِس اطلاع کے موصول ہونے پر کہ حضور ایدہ اللہ لندن سے ۶ رجون کی شام کو بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر ۷ رجون کو کراچی پہنچیں گے اور ۸ رجون کی صبح کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر لاہور آئیں گے اور وہاں سے موٹر کاروں کے ذریعہ سیدھے ربوہ تشریف لائیں گے اہلِ ربوہ نے پورے ذوق و شوق کے ساتھ استقبال کی تیاریاں تیز کر دیں اور جملہ مساجد میں باجماعت نمازوں کے دوران حضور کی بخیریت واپسی کے لئے اور بھی زیادہ تعہد اور التزام کے ساتھ دعائیں ہونے لگیں۔ اُدھر صدقات کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا چنانچہ محترم امیر صاحب مقامی کی زیرِ ہدایت ۴ رجون سے ۷ رجون تک صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے روزانہ ایک بکرا بطور صدقہ ذبح ہوتا رہا اور ۸ رجون کی صبح کو جس روز بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ نے ربوہ تشریف لانا تھا تین بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے علاوہ ازیں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام ربوہ کے محلہ جات کی طرف سے بھی تین بکرے بطور صدقہ ذبح کرنے کے علاوہ کئی سو روپے کی رقم مستحقین میں تقسیم کی گئی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد نے بھی اپنے طور پر متعدد بکرے بطور صدقہ ذبح کرائے۔

اُدھر ۸ رجون کی صبح تک اُس پورے راستہ کو جو استقبال کے لئے مقرر کیا گیا تھا آرائشی محرابوں اور جھنڈیوں وغیرہ سے آراستہ کر کے دُلہن کی طرح سجا دیا گیا۔ استقبال کے لئے لاریوں کے اڈہ سے فضلِ عمر ہسپتال کے ساتھ ساتھ گزرنے والی سڑک نیز گولبازار کا وہ حصہ جو اس سے ملحق ہے اور پھر دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے درمیان سے گزرنے والی سڑک سے مسجد مبارک تک کا قریباً پون میل لمبا راستہ مقرر کیا گیا تھا۔ پہلے تو کئی روز تک ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے تعاون سے اس سارے راستہ کو ہموار کر کے اس پر چھڑکاؤ کیا گیا اور پھر اس سارے راستہ پر فاصلہ فاصلہ پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مجلس انصار اللہ مرکزیہ، اراکین بلدیہ، وقفِ جدید، تحریک جدید، صدر انجمن احمدیہ، فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے آرائشی محرابوں کی شکل میں بہت عالیشان گیٹ تیار کرائے گئے۔ ان جملہ تنظیموں کے کارکنان نے دن رات کام کر کے اِن بلند و بالا آرائشی محرابوں کو شایانِ شان طریقہ پر سجایا اور سارے راستہ پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے بانس نصب کر کے ان کے ساتھ ساتھ رنگ برنگ جھنڈیوں سے آراستہ بیشمار ڈوریاں اوپر نیچے لائنوں کی شکل میں لگا کر سارے راستہ کو دلہن کی طرح سجانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ تمام آرائشی محرابوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص خاص الہامات اور خیر مقدمی دعائیہ فقرات سے آراستہ کیا گیا تھا جو کپڑوں کے بڑے بڑے سُرخ اور سبز قطعات پر نہایت جلی چمکدار سُنہری حروف میں لکھے ہوئے تھے بعض الہامات کو تو بہت بڑے بڑے سائز کے بورڈوں پر مختلف رنگوں میں لکھوا کر محرابوں کے ساتھ بلندی پر آویزاں کیا گیا تھا۔ یہ سب خیر مقدمی قطعات اور بورڈ اتنے جاذبِ نظر اور جاذبِ توجہ تھے کہ دُور سے بآسانی پڑھے جا سکتے تھے۔ اِن آٹھوں آرائشی محرابوں پر متعلقہ ادارہ یا تنظیم کے نام کے علاوہ جن الہامات اور دعائیہ فقرات کے قطعات آویزاں تھے وہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا

(۲) اے آمدنت باعثِ آبادیٔ ما۔

(۳) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

(۴) خوش آمدید

(۵) نافلۂ مسیح موعودؑ کو مغربی افریقہ کا کامیاب تبلیغی سفر مبارک ہو۔

(۶) مغربی افریقہ میں کامیاب دعوتِ اسلام مبارک ہو

(۷) مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

(۸) یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

(۹) بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(۱۰) اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَّافِلَۃً لَّکَ۔

(۱۱) یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ۔

(۱۲) آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ حَامِدُوْنَ لِرَبِّنَا سَاجِدُوْنَ۔

(۱۳) اسلام زندہ باد

(۱۴) خاتم الانبیاء زندہ باد

(۱۵) ختم المرسلین زندہ باد

(۱۶) انسانیت زندہ باد

(۱۷) احمدیت زندہ باد

(۱۸) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد

(۱۹) قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر زندہ باد

(۲۰) ناصرِ دین زندہ باد

(۲۱) فاتح الدین زندہ باد

(باقی آئندہ)

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ ر احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ سفر کی کوفت اور بے آرامی کی وجہ سے شدید دردِ سر کی تکلیف ہے۔ احبابِ جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعا کریں۔

احبابِ جماعت محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے لئے بھی خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت والی لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔